بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

روزنامہ
الفضل
قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر ــــــ یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۶ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۲۹ صفر ۱۳۶۲ھ | ۶ مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۵۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ امان ۱۳۲۲ ہش حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو آنکھوں اور لاتوں میں درد کے علاوہ بخار کی بھی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب گزشتہ شب لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو حبس البول کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری موضع گورالی ضلع گوجرانوالہ میں عیسائیوں اور غیر احمدیوں سے مناظرہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

افسوس بابو احمد جان صاحب فیروز پوری حال محلہ دار العلوم جو دو تین ماہ سے بیمار تھے۔ کل شام کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان ــــــ ۲۹ صفر ۱۳۶۲ھ

”لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں، اور نبی سے کم کسی پر راضی نہیں ہیں“

احباب کو علم ہے۔ کہ بعض مسلم نوجوانوں نے مل کر ایک ”دار الاسلام“ کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ اور ان کا ایک رسالہ ”ترجمان القرآن“ کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ اب کچھ عرصہ ہوا۔ ان لوگوں نے ”جماعتِ اسلامی“ قائم کی۔ اور سید ابو الاعلےٰ مودودی صاحب کو اپنا امیر بنایا۔ ان لوگوں کے عزائم اور ان کے مشن کے حسن و قبح پر اس وقت بحث کی ضرورت نہیں۔ بعض اوقات اس تحریک کے متعلق مختصراً الفضل میں ذکر ہوتا رہا ہے۔ اس مقالہ کی تقریب یہ ہے۔ کہ اس ”جماعتِ اسلامی“ کی تعمیر پر ابھی تھوڑے ہی دن گزرے۔ کہ اس میں انتشار اور اختلاف کے آثار پیدا ہونے لگے۔ اس سے تعلق رکھنے والے بعض لوگوں نے اعتراضات شروع کئے۔ اور اندر ہی اندر بددلی پیدا کی جانے لگی۔ اس پر سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نے اخبار ”مسلمان“ (۲۸ فروری) میں ایک مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس میں اول تو ”رفقائے جماعت“ کو ہدایت کی ہے۔ کہ اپنے میں سے جس شخص کو وہ انفرادی طور پر نجوے کرتے اور بددلی پھیلاتے دیکھیں۔ اس کی باتیں سننے سے انکار کر دیں۔ اور اسے مجبور کریں۔ کہ وہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے۔ افراد سے الگ الگ نہ کہے۔ بلکہ مقامی جماعت کے اجتماع میں شریک ہو کر باقاعدہ اپنے اعتراضات بیان کرے“ اور پھر لکھا ہے کہ ”جس قدر اعتراضات اب تک میرے علم میں آئے ہیں۔ ان کی تہ میں چند خرابیاں کام کر رہی ہیں۔ جن پر یہاں متنبہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں“

پھر لکھتا ہے۔ کہ:-

”سب سے پہلی بنیادی خرابی یہ ہے کہ اکثر لوگ اقامتِ دین کی تحریک کے لئے کسی ایسے مردِ کامل کو ڈھونڈتے ہیں۔ جو ان میں سے ایک ایک شخص کے تصورِ کمال کا مجسمہ ہو۔ اور جس کے سارے پہلو قوی ہی قوی ہوں۔ کوئی پہلو کمزور نہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں یہ **لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں۔ اگرچہ زبان سے ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے تو اس کی زبان گدی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مگر اندر سے ان کے دل ایک نبی مانگتے ہیں۔ اور نبی سے کم کسی پر راضی نہیں ہیں۔** کہ اس کی قیادت میں دین کی اقامت کے لئے جدوجہد کریں“

پھر لکھا ہے ”بہت سے رفیق رہنمائی کے منصب پر ایک نبی مبعوث من اللہ کو ڈھونڈتے ہوئے آتے ہیں۔ خوردبین لگا لگا کر مجھے دیکھتے ہیں۔ پھر ہر ایک اپنے اپنے تصورِ کمال کے لحاظ سے ایک فہرست بنا کر میرے سامنے پیش کر دیتا ہے کہ یہ یہ خامیاں اپنے اندر سے نکالو۔ اور یہ یہ صفات کمالیہ اپنے اندر پیدا کر لو۔ تب کام چلیگا اور جب ہفتہ دو ہفتہ میں میرے اندر ان کے منشا کے مطابق انقلاب رونما نہیں ہو جاتا۔ تو بس ان کے دل بیٹھنے لگتے ہیں۔ اور خود ہی بیٹھنے پر اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ دوسروں کے دل بٹھانے کی بھی کوشش شروع کر دیتے ہیں“

کچھ عرصہ ہوا معزز معاصر ”مسلمان“ نے اپنے ایک مقالہ میں نہایت صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ ”آج انسان کی بھٹکتی ہوئی عقل نورِ نبوت کی روشنی کے لئے سرگردان ہے“

اور اب جناب مودودی تعلیم یافتہ اور درد مند مسلمانوں کے ایک طبقہ کا بنظر غائر مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ یہ لوگ اپنی قیادت کے لئے نبی کے متلاشی ہیں اور اس کی قیادت میں دین کی اقامت کے لئے جدوجہد کرنا چاہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں نبی کی ضرورت کے احساس کا اقرار اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ ایک فطری تقاضا اور مسلمانوں کے دل کی آواز ہے۔ اور قوم کے افراد کے اس نفسیاتی مطالعہ کے بعد بھی جو لوگ انجمنیں بنا کر مجالس اور سوسائیٹیاں قائم کر کے اسلام کی ترقی کی کوشش کریں گے وہ اپنی نیک نیتی اور سعادت مندی کے باوجود نہ صرف ناکام رہیں گے۔ بلکہ دوسروں کے بھی صحیح راستہ کی طرف متوجہ ہونے میں حائل ہونے والے ہونگے حقیقت یہی ہے۔ کہ اشاعت و تبلیغ دین نہ کبھی پہلے کسی انجمن اور سوسائٹی کے ذریعہ ہوئی اور نہ اب ہو سکتی ہے۔ یہ کام صرف اور صرف مامور من اللہ ہی کر سکتا ہے۔ سوسائیٹیاں اور انجمنیں مسلمانوں کی تعلیمی۔ اقتصادی۔ اخلاقی ترقی کے لئے کوشش کر سکتی ہیں۔ اور اس کوشش میں کسی حد تک کامیاب بھی ہو سکتی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ لیکن اشاعتِ دین و تبلیغ اسلام سوائے مامور من اللہ کے کوئی نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج تک جتنی بھی انجمنیں اس غرض سے بنیں سب کی سب ناکام رہیں۔ اس کام سے دلچسپی اور اس طرف میلان رکھنے والے مسلمانوں کے دل کی اس آواز کے ساتھ کہ وہ کسی نبی کی قیادت میں اس کام کو سجا لائیں جب اللہ تعالےٰ کے اس فعل کو دیکھا جائے کہ اس نے عین وقت پر ایک نبی کو مبعوث فرما دیا۔ جس نے اس کام کو نہ صرف عمر بھر خود کیا۔ بلکہ اپنے پیچھے ایک زبردست جماعت اس کام کی تکمیل کے لئے چھوڑ گیا۔ تو ایک دیانتدار۔ غیر متعصب اور خدا ترس انسان کے لئے ہدایت کا رستہ بڑی آسانی سے کھل جاتا ہے۔ اور وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسے ادھر ادھر بھٹکنے اور اندھیرے میں ٹانک ٹوئیے مارنے کی ضرورت نہیں۔ نہایت صاف سیدھی سڑک اور بالکل روشن راستہ اس کے سامنے ہے جس پر چل کر وہ منزل پر پہونچ سکتا ہے۔

ہم ایسے تمام اصحاب کی خدمت میں پوری ہمدردی اور دلسوزی کے ساتھ یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ خواہ مخواہ اوہام باطل کا شکار نہ ہوں۔ اور لکیر کے فقیر نہ بنتے ہوئے اپنی فطرت اور ضمیر کی آواز کو فرضی خدشات اور موہوم خطرات سے دبانے کی بجائے ایمانی جرأت اور حرارت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ بلند ہونے دیں کہ اس سے ایک ایسی تسکین وہ روشنی پیدا ہو گی۔ جو انہیں منزلِ مقصود تک پہونچانے کا موجب ہو سکے گی۔ یہی تحریریں پڑھ کر احباب جماعت کے دلوں میں تبلیغ و اشاعت کا ولولہ بہت بڑھ جانا چاہیئے۔ اور لوگوں کے دلوں میں جو تڑپ پیدا ہو رہی ہے۔ اور جو پیاس محسوس ہو رہی ہے اسے بجھانے کے لئے پورا زور لگا دینا چاہیئے اور احمدیت کے پیغام کو ہر فرد بشر تک پہنچا کر دم لینا چاہیئے۔

صوبہ سندھ کی جماعتوں کو اطلاع

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ کا سالانہ اجلاس مورخہ ۲ ماہ امان (مارچ) ۱۳۲۲ھ ش / ۱۹۴۳ء بروز جمعہ بمقام ناصر آباد (ریلوے سٹیشن کنجیجی) منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ناصر آباد میں قیام فرما ہونے کی وجہ سے انشاء اللہ یہ اجتماع نتائج کے لحاظ سے بہت مفید اور بابرکت ثابت ہوگا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل اجلاس ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ عہدہ داران پراونشل انجمن کی شمولیت لازمی ہے۔ خاکسار عبد الرحیم احمد نائب امیر برائے امیر سندھ پراونشل انجمن احمدیہ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) شیخ فضل حسین صاحب بوٹ مرچنٹ قادیان کی لڑکی عرصہ سے بیمار ہے۔ (۲) ناصر الدین محمود صاحب لائل پور کے بھائی بشیر الدین صاحب آسام گئے ہوئے ہیں۔ ان سب کی خیریت و صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (۳) عبد الحفیظ خان صاحب سلطان پور لاہور بعض مقاصد کے لئے ملتجی دعا ہیں۔ (۴) بھائی محمود احمد صاحب قادیان کی دو لڑکیاں اور ایک لڑکا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

دعائے مغفرت و نعم البدل۔ (۱) میری ممانی صاحبہ اہلیہ چودھری محمد نذیر خان صاحب رئیس ایمن آباد ۱۴ر تبلیغ وفات پاگئیں۔ انا للہ مرحومہ نے ۱۹۳۲ء میں اپنے خاوند سے چھ ماہ پہلے احمدیت قبول کی۔ اور پھر اخلاص میں ترقی پذیر رہیں سلسلہ کی طرف سے جاری شدہ چندوں اور تمام تحریکوں میں حصہ لیتی تھیں احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار مبارک احمد خان (۲) خاکسار کی حقیقی ہمشیرہ بیوہ بھائی شرف الدین صاحب مرحوم ۱۲ نومبر کو فوت ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کی دعا کریں۔ خاکسار سخاوت علی شاہ جہانپوری (۳) مستری محمد الدین صاحب کا لڑکا کپتان محمد افضل خان رکھی متعینہ چاند پور ضلع ٹپیرہ بقضائے الٰہی $\frac{25}{1}$ $\frac{1}{43}$ کو فوت ہوگیا۔ اور وہ وہاں پر اکیلے ہی احمدی تھے۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے اور دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد الدین پوسٹ ماسٹر شہر سیالکوٹ (۴) کمترین کی ہمشیرہ انور بیگم صاحبہ چار ماہ کی علالت کے بعد ۲۴ فروری کو اس فانی دنیا سے کوچ کر گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد منظور احمد خان ایاز کبیر والا۔ (۵) میرا لڑکا عمر $3\frac{1}{2}$ سال $\frac{1}{43}$ کو فوت ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ خاکسار شیخ نور احمد سوداگران چرم موگا۔

جماعتوں کے عہدہ داروں سے درخواست

ہر جماعت کے عہدہ داران امام الصلوٰۃ اور دیگر با اثر احباب سے درخواست ہے۔ کہ جمعہ میں یہ اعلان کردیں کہ تحریک جدید سال نہم کا چندہ ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل کر دینا سابقون کی فہرست اول میں شامل ہونا ہے۔ اس لئے ہر وہ احمدی جو اس جہاد میں شمولیت کی سعادت رکھتا ہے پوری کوشش کر کے ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ مرکز میں فیصد کا پورا کرے

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل احباب یکم جنوری ۱۹۴۳ء سے ۲۷ فروری ۱۹۴۳ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے:۔

1 Baloiyi Mojid s/o Tumra. Daressalam Africa.
2 Saidi Maswanja s/o ali. " Africa
3 Hassan. s/o Mobruh "
4 Mohammad s/o Musa "
5 Tansi sahiba "
6 Mohmmad s/o Maninjuma Tanganiha Terretory
7 Mr. Yu-nusa s/o Oghor P.O. Box 418 Lagos Nigaria
8 Sisi Ashmau Agbabiaka. Nigaria Africa.
9 Bro. Hussain Adlanwa Lagos
10 " Sanni A. Bakare "
11 Salaha A. Hawal "
12 Abdul Hakim Batako "
13 Mr. Raimi Ilo "
14 " Inliril "
15 " Hamiya "
16 Danda Ahinzanga "
17 Yesnfu Oise "
18 Junasa Akanbi "
19 Abdul Karim "
20 Alimi Adegun "
21 Bitno Oranae Pipkin M. P. Lagos Africa
22 Fazal Karim Cincinnati Ohio
23 Ahmad H. H. Hader Brooddcook P. Q.
24 Abdul Kareem Cincinnati Ohio.
25 Abdul Raheem Cincinnati Ohio City
26 Noor Din Cincinnati Ohio
27 Latif Mughni " "
28 Solmor Mahd " "
29 Abdur Rasull " "
30 Shareef Ali " "
31 Lateefa Ali " "
32 Saeeda Rasul " "
33 Wali Mahd " "
34 Mutha Deen " "
35 Abdul Haq " "
36 Khadeejah Elahee "
37 Sadeeq Elahee " "
38 Naseer Elahee " "
39 Fatima Elahee " "
40 Fazal Elahee " "
41 Vernon Qdanis Qeters Flint mich
42 Enomoqoral gamuanues Edvans E Jenkins.
43 Aliyyal Shaheed Paqueone Par
44 Mhriam M. Millan Clenbend Ohio
46 Alluthe Pippin Baltimore (M.D.)
47 Lila Pupkin " "
48 Venstor Pipipin " "
49 Jumaa s/o Mosauja Karuude (Tabora)
50 Ali s/o Jumaa " Tabora.
51 Muhammadi Insauge "

والہانہ رنگ

از جناب ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی معاون ناظر امور عامہ

ہے ناصحانہ اپنا نہ ہے واعظانہ رنگ
حاصل ہوا سے خدا مجھے بس والہانہ رنگ

دنیا میں دیکھنے کو ہیں خوش رنگ گو بہت
بہتر مگر ہے سب سے فقط مومنانہ رنگ

عقل و خرد کا رنگ بھی بیشک ہے خوب رنگ
اس سے بھی خوب تر ہے مگر صادقانہ رنگ

زاہد مزا تو جب ہے کہ رنگ دوئی نہ ہو
ایمان کیا وہ جس میں کہ ہو فاسقانہ رنگ

عشق خدا کی آگ ہے دل میں لگی ہوئی
مرغوب کیوں نہ ہو مجھے پھر صوفیانہ رنگ

سالک ترے سلوک میں کچھ نقص ہے ضرور
کیا بات ہے کہ چڑھتا نہیں سالکانہ رنگ

ناصح ترے کلام میں کیا خاک ہو اثر
تیری تو بات بات میں ہے سوفیانہ رنگ

قوس و قزح کے رنگوں کو جب دیکھتا ہوں میں
تڑپاتا ہے کسی کا مجھے خالقانہ رنگ

صحبت نہیں نصیب نہ دیدار ہے نصیب
پھر بھی کسی کا مجھ پہ چڑھا غائبانہ رنگ

سرور ترے کلام میں رنگینیاں کہاں
تیری غزل میں اب نہیں ہے شاعرانہ رنگ

عالمگیر جنگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم کا ایک حصہ کل کی قسط میں درج ہو سکا ہے۔ اس سے آگے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

(۶)

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا۔ تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہِ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار
وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار
یہ گماں مت کر کہ یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملے گا تجھ کو یہ سارا ادھار

ان دونوں نظموں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبل از وقت وہ سب ظاہر فرما دیا تھا۔ جو پہلی جنگ میں تمام دنیا کی آنکھوں کے سامنے آگیا۔ اور جیسا کہ فرمایا گیا تھا۔ آسمان نے آگ برسائی اور اس آفت جان نے ہر طرف ہاتھ پھیلایا۔ دیہاتوں اور شہروں اور مرغزاروں نے زبردست گردش کھائی۔ اور یہ چیزیں ایک کے قبضہ سے نکل کر دوسرے کے قبضہ میں پہنچیں۔ قہر خدا سے خلق پر ایک انقلاب عظیم آیا۔ اور اخباروں میں شائع ہوا۔ کہ ایک جنگ کے دھندلکے میں جب کہر گر رہا تھا۔ جرمنی جہازوں کے اچانک حملہ سے مقابل جہازوں کے لوگ آزاریں باندھنے سے معذور رہے۔ بحر اور شجر اور حجر اور پہاڑ سب جنبش میں آگئے۔ اور ایک کے قبضہ سے نکل کر دوسرے کے قبضہ میں جا پہنچے۔ گولوں کی بارش سے زمین زیر و زبر ہوگئی اور انسانی خون کی نالیاں جاری ہوگئیں۔ رات میں جن کی پوشاکیں چنبیلی کے پھول کی طرح سفید تھیں۔ صبح ہوتے ہی چنار کے پھول کی طرح سرخ ہوگئیں۔ انسانوں کے ہوش جنگ کی ہولناکی نے اڑا دیئے اور فضا گولوں کی کثرت سے ایسی بھر گئی۔ کہ منزلوں تک پرندوں کا نام و نشان باقی نہ رہا۔ جو حواس باختہ ہو کر کہیں سے کہیں جا نکلے کبوتر اور ہزار اپنے نغموں کو یک لخت بھول گئے۔ علی العموم تمام جہازوں اور آب دوزوں نے اور بالخصوص ایمڈن نامی جرمنی جہاز کی تباہ کاریوں نے مسافروں کے لئے ہر ساعت نہایت سخت اور دہشت انگیز بنا دی۔ راہ وار اسپ داراستوں کو بھول گئے۔ جہازوں کو سیدھا راستہ چلنا محو ہوگیا ہزاروں کوتل گھوڑے بھڑک کر حدود جرمنی سے بلجیم میں داخل ہوگئے۔ مُردوں کے خون سے کوہستان کے آب رواں شراب انجبار کی طرح سرخ ہوگئے۔ چھوٹے بڑے انسان ہوں۔ یا چھوٹی بڑی طاقتیں سب پر اضمحلال طاری ہوگیا۔ اور زار کا تختہ اس طرح الٹا۔ کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ نہ زار رہا۔ نہ اس کا کوئی قائم مقام۔ سب قتل کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ آسمان نے اپنی کٹار کھینچ کر ایسے حملے کئے کہ ابتدائے آفرینش سے اس وقت تک کبھی نہ کئے تھے جس امر کو حضرت اقدس نے اپنی سچائی کا مدار قرار دیا تھا۔ وہ محیر العقول طور پر پورا ہوا وحی حق کی بات تھی۔ اس لئے لفظ بلفظ ظہور میں آگئی ؂

یہ اشعار اس جنگ کے متعلق ہیں۔ جس کا بہت بڑا واقعہ زار کا باحالِ زار ہو کر تباہ و ہلاک ہو جانا تھا۔ جنگ عظیم کے نتیجہ میں پہلے تو وہ زار جو قبل جنگ اپنی طاقت و شوکت میں کوئی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ حالِ زار تک پہونچا۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے اس سب سے بڑے طاقتور اور باجبروت تاجدار کا طرح طرح کی عبرتناک اور لرزہ براندام کر دینے والی عقوبتوں اور ذلتوں کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے خاتمہ ہوگیا۔ نہ اس کی کوئی عزت ہی باقی رہی نہ جان۔ اور نہ اس کی نسل میں سے کوئی فرد ؂

دوسری جنگ کے متعلق حضرت اقدس نے یہ ارشاد فرمایا:

اک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار
فاسقوں اور ظالموں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے قیمہ بن کے پھر قیمہ کا دیکھیں گے بگھار
وحی حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار
کچھ ہی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانے میں نظیر
فوقِ عادت ہے کہ سمجھا جائے گا روزِ شمار
یہ جو طاعوں ملک میں ہے اس کو کچھ نسبت نہیں
اس بلا سے وہ تو ہے اک حشر کا نقش و نگار
وقت ہے توبہ کرو جلدی مگر کچھ رحم ہو
سست کیوں بیٹھے ہو [illegible]
تم نہیں لوہے کے کیوں ڈرتے نہیں اس وقت سے
جس سے پڑ جائیں گے اک دم میں پہاڑوں میں غار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غم کدے ہو جائیں گے عشرت کدے
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصرِ بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش میں گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار
کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہوں گے ایامِ بہار
"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار
یاد کر فرقاں سے لفظِ زلزلت زلزالہا
ایک دن ہوگا وہی جو غیب سے پایا قرار
سخت ماتم کے وہ دن ہوں گے مصیبت کی گھڑی
لیک وہ دن ہوں گے نیکوں کے لئے شیریں ثمار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار
انبیاء سے بغض بھی اے غافلو اچھا نہیں
دور تر ہٹ جاؤ اس سے ہے یہ شیروں کی کچھار
کیوں نہیں ڈرتے خدا سے کیسے دل اندھے ہوئے
بے خدا ہرگز نہیں بدقسمتو کوئی سہار
آسماں پر ان دنوں قہرِ خدا کا جوش ہے
کیا نہیں تم میں سے کوئی بھی رشید اور ہونہار
اس میں کیا خوبی کہ پڑ کر آگ میں پھر صاف ہو
خوش نصیبی ہو اگر اب سے کرو دل کی سنوار
اب تو نرمی کے گئے دن [illegible]
کام وہ دکھلائے گا جیسے ہتھوڑے سے لوہار
بے خدا اس وقت دنیا میں کوئی حامی نہیں
یا اگر ممکن ہو اب سے سوچ لو راہِ فرار
تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں وہ گھڑی
پھر رہا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار
گر کرو توبہ تو اب بھی خیر ہے کچھ غم نہیں
تم تو خود بنتے ہو قہرِ ذوالمنن کے خواستگار
میرے آنسو اس غمِ دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویراں ہے اور دنیا کے عالی ہیں منار

اس نظم میں جن ہولناک اور ہیبت انگیز تباہیوں اور ہلاکتوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ دنیا دیکھ چکی اور دیکھ رہی ہے۔ اور کچھ خبر نہیں کہ کب تک دیکھے گی وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ کی رعایت سے زمینی زلزلے بھی آئے۔ اور جیسا کہ فرمایا تھا۔ ع

لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار

مخلوق پر اور قسموں کی بھی سخت مار پڑی۔ اور دنیا اتنی قسموں کی مار میں مبتلا ہوئی جن کا شمار بھی مشکل ہے اور یہ ایسی مار ہے جس کی نظیر ازمنہ گزشتہ میں کوئی زمانہ بھی پیش نہیں کر سکتا۔ تاریخ عالم کی ایک ایک سطر دیکھ لی جائے۔ مگر ناممکن ہے کہ اس مار کی مثال نظر آئے۔ یہ وہ زلزلۂ عظیم ہے جس کی زیاں کاریاں حد شمار سے باہر ہیں۔ اور ہر زیاں کاری فوق العادت ہے۔ چار دانگ عالم سے اس کے روز شمار ہونے کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ طاعون کی تباہی و ہلاکت کو اس کی تباہی و ہلاکت سے کوئی نسبت نہیں۔ عالم اس کو حشر کا نمونہ کہنے پر مجبور ہوگیا ہزاروں شہر ویران ہو گئے بے شمار دیہات کا نام و نشان مٹ گیا۔ عشرت گاہیں ویرانیوں کی صورت میں تبدیل ہوگئیں، پہاڑوں میں غار پڑ گئے۔ عالی شان قصر اور فلک بوس محل زمین بوس ہو کر نگاہوں سے ایسے مخفی ہوئے۔ کہ گویا کبھی تھے ہی نہیں۔ پہاڑوں کی طرح مستحکم عمارتیں ایک ہی گردش میں مٹی کا ڈھیر ہوگئیں۔ اور اتنی جانیں تلف ہو چکی ہیں۔ جن کا شمار نہیں۔ ہر موسم بہار ایک قیامت خیز خزاں اپنے ساتھ لا رہا ہے۔ ع

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

کی بار بار تصدیق ہو رہی ہے۔ اور ایسا عالمگیر ماتم پھیلا ہوا ہے۔ جو پہلے وہم میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ آسمان آگ برسا رہا ہے۔ زمین پر آگ پھیلی ہوئی ہے۔ سمندر آگ کا مخزن بن گئے ہیں۔ خدا کا قہر جوش میں ہے۔ اور زمین و آسمان لرزتے ہیں۔ اجسام ریزہ ریزہ و قیمہ قیمہ بن رہے ہیں۔ اور روحیں عُشر عُشر پرواز کر رہی ہیں۔ نسل انسانی مصیبتوں اور تباہیوں کے ایسے ہولناک دور میں سے گزر رہی ہے۔ کہ پہلے کبھی نہ گزری تھی۔ اور حضرت اقدس کا ایک ایسی شدید قیامت کا نظارہ دکھانے اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی لانے والی آفت کی قبل از وقت اطلاع دے کر جس کی نظیر زمانے نے کبھی نہیں دیکھی۔ براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۹۰ میں یہ فرمانا کہ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں جھوٹا ٹھہروں گا۔ لفظ بلفظ پورا ہو کر آپ کے دعوئ ماموریت پر مہر تصدیق ثبت کر چکا ہے اور یہ روح فرسا اطلاع کہ آسمان اپنی کٹار کھینچ کر حملے کرے گا۔ اور لوگ قیمہ بن کر پھر قیمہ کا بگھار دیکھیں گے۔ اور آسمان سے آگ برسائی جائے گی۔ صرف الہامات تازہ ہی کی نہیں۔ بلکہ آیات سورۂ حج کی بھی ترجمانی کر رہی ہے۔ (باقی)

جماعت احمدیہ اور ویدک دھرمی پریس

ترک اخبار نویسوں کے وفد کے سوال اور ان کی طرف سے ان کے جوابات پر ہندو پریس کے اعتراضات کے بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے ایک حصہ یعنی ہندوؤں اور ویدک دھرمیوں کی اپنے مذہب مذہبی کتب۔ اور مذہبی عبادات سے بیزاری کی تائید میں ہندو اخبارات وکتب سے بعض حوالہ جات ایک گزشتہ قسط میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ آج اس خطبہ کے دوسرے حصہ کے متعلق بعض ویدک دھرمی اخبارات اور لیڈروں کے بعض حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ویدک دھرمیوں کے نزدیک جماعت احمدیہ کی اہمیت کیا ہے۔ اور وہ اس کی طاقت اور قوت کو مانتی اور تسلیم کرتی ہے۔ کہ یہ جماعت اسلام کو دنیا میں دوبارہ قائم کر کے رہے گی۔ امید ہے کہ مسلمان احباب ان حوالہ جات کا مطالعہ کر کے اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر سکیں گے۔ کہ ان کے لئے افسردگی اور پژمردگی کی کوئی وجہ نہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی دوبارہ ترقی اور اسلام کے احیاء کا سامان کر دیا ہے۔ اور اب ان کا کام ہے۔ کہ وہ اس جماعت میں شامل ہو کر دین و دنیا میں عزت کا مقام حاصل کریں ٭

(۱) اخبار آریہ گزٹ "قادیان گورداسپور میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کے برابر اور جس سے بڑے اور بہت سے قصبے موجود ہیں۔ مگر باہر انہیں کوئی نہیں جانتا۔ لیکن قادیان ایک اس قسم کا قصبہ ہے۔ جو آج نہ صرف اپنے علاقہ میں نہ صرف پنجاب میں نہ صرف ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی مشہور ہو چکا ہے۔ اور اس کی اہمیت و فضیلت بہتیرے پُرشان اور بارونق شہروں اور دار الخلافوں سے بھی بڑھ چکی ہے۔ اس کی وجہ ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ سوء گیاشی مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے تپوبل (ریاضت شاقہ) سے ایک نئے مذہب (؟) کی بنیاد رکھی۔ اس کے لئے دکھ سہے۔ ہم مذہبوں کے طعنے برداشت کئے۔ اور آخر آپ قادیان میں اپنی ایک گدی (؟) قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے اور آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ قادیان جسے آج سے پچاس سال پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ اب مذہبی لوگوں کی خاص توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے"

(آریہ گزٹ ۱۹ مئی ۱۹۲۱ء)

(۲) مہاتما منسراج جی بی۔ اے لیڈر کالج پارٹی آریہ سماج "میری دیر سے یہ رائے رہی ہے۔ کہ احمدیہ جماعت بڑی زبردست کام کرنے والی جماعت ہے۔ اس جماعت نے نہ صرف اسلام کی اشاعت میں بڑی بھاری مدد دی۔ بلکہ مسلمانوں کی تنظیم میں بھی وہی کام کیا ہے۔ جس کو آریہ سماج نے ہندوؤں کے اندر سرانجام دیا ہے" (بحوالہ پیغام صلح لاہور مئی ۱۹۳۳ء)

(۳) سوامی شردھانند جی نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ "آریہ سماج کو اپنے دھرم پرچار کے کام میں جس قدر مخالفت احمدیوں کی طرف سے برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اور کسی فرقہ محمدی سے نہیں" (اخبار تیج دہلی ۲۴ مارچ ۱۹۲۵ء)

(۴) ایڈیٹر صاحب اخبار پرکاش۔ "ہم اس امر واقعہ سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ مرزائی باوجود قلیل التعداد ہونے کے جس جوش، سرگرمی، صدق دلی اور جانفشانی

۱۴ سال میں ۷ بار

گزشتہ ۱۴ سال میں ۷ بار ہندوستان میں اس وقت سے زیادہ اناج کی قلت ہو چکی ہے۔

ہر دو سال میں ایک سال ایسا گزرا ہے جبکہ ملک میں اناج اس وقت سے کم تھا۔

آجکل سب سے زیادہ خطرہ لوگوں کی پریشانی و گھبراہٹ ہی سے ہے۔ گھروں میں اناج جمع کرنے اور ناجائز کاروبار کرنے والوں کے حد سے زیادہ نفع کمانے کی وجہ سے صورت حال اپنی اصلیت سے زیادہ خراب معلوم ہوتی ہے۔

اناج کی قلت درحقیقت صرف پانچ فیصدی ہے روزمرہ کی خوراک کا صرف بیسواں حصہ کم ہو گیا ہے اس قلت کو پورا کرنے کی غرض سے متحادی ممالک ہندوستان کو اناج بھیج رہے ہیں۔ وہ ممالک ہیں جہاں سخت راشن ہو چکا ہے ہماری خاطر اپنی کمی کو گوارا کر رہے ہیں۔ ان کے جہاز سامان جنگ سے زیادہ اناج کو اہمیت دے کر ہماری بندرگاہوں کی جانب روانہ ہو چکے ہیں۔

ہندوستان میں ناجائز نفع کمانے والوں کو قانونی کارروائی اور سزاؤں کے ذریعہ عوام کو نقصان پہنچانے والی سرگرمیوں سے روکا جا رہا ہے حکومت ان علاقوں سے اناج خرید رہی ہے جہاں پیداوار زیادہ ہے اور ان علاقوں میں تقسیم کر رہی ہے جہاں اس کی قلت ہے۔ اس طرح ہر جگہ وہ یکساں دستیاب ہو سکے گا۔

اناج جمع کرنے والے سے کوئی تعلق نہ رکھیے

آپ بھی امداد کر سکتے ہیں صرف اپنی ضروریات کے مطابق اناج رکھنے اور جمع ہرگز نہ کیجئے۔ اس طرح آپ اپنے ملک کے غریب لوگوں کی اور خود اپنا فائدہ کر سکیں گے۔

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا۔

سے کام کرتے ہیں۔ وہ آریوں کے لئے ہر لحاظ سے سبق آموز اور قابل رشک و تقلید ہے۔ اسوقت مرزائیوں کے مبلغ جرمنی۔ امریکہ۔ انگلستان افریقہ اور کئی دیگر ممالک میں موجود ہیں۔ حال ہی میں ان کے سلسلہ کا ایک اخبار عربی زبان میں مصر سے نکلنا شروع ہوا۔ جرمنی کے پایہ تخت برلن میں محض مرزائی استریوں (خواتین) کے چندے سے ایک شاندار مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ (برلن نہیں بلکہ لنڈن میں۔ ناقل) ہندوستان میں بھی مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں یہی فرقہ جاندار معلوم ہوتا ہے۔ اور اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت اور دوسرے مذاہب کی تردید و تخریب میں وہ سب سے بیش از بیش رہتا ہے"

(اخبار پرکاش لاہور ۱۴ر اکتوبر ۱۹۲۴ء)

(۵) اخبار بندے ماترم لاہور میں لکھا تھا کہ:۔

"احمدی لوگ تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والے ہیں۔ اور ان کی تبلیغی جدوجہد اسوقت ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہی ہے۔ اگر ہماری غفلتوں کی یہی حالت رہی۔ تو مستقبل قریب میں یہی لوگ ہماری مکمل تباہی کا باعث ہوں گے۔ ... میں سچ کہتا ہوں کہ احمدی لوگ ہندو جاتی کے سب سے زیادہ خوفناک حریف ہیں۔ ہمیں ان کی طرف سے ہرگز ہرگز غافل نہ رہنا چاہیئے۔ .... اس ضروری بات کو پھر ایک بار بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ احمدیہ جماعت ایک نہایت زبردست منظم اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی جماعت ہے ..... ہمیں ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے آج تک باتیں کتنی بنائی ہیں اور کام کسقدر کیا ہے۔ ہمیں خود شرم آنی چاہیئے۔ کہ حریفوں (احمدیوں) کی عورتیں ہماری قوم کے مردوں سے بازی لے گئی ہیں۔ ہم دوسروں کے نقص نکالنے کے لئے جلد تیار ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنی معمولی معمولی کامیابیوں پر خوشیاں منانے میں کمی نہیں کرتے۔ لیکن ٹھوس اور خاموش کام کرنے سے ہمیں بیر ہے۔ ہماری زبانیں قینچی کی طرح چلتی ہیں۔ لیکن ہاتھ حرکت نہیں کرتے۔ ہم نے احمدیوں کے نقص خوب نکالے۔ بعض اوقات تمسخر بھی اچھی طرح سے اُڑایا۔ لیکن ان کے مقابلے میں کام کیا کیا؟ اس کا جواب ہمارے پاس سوائے خاموشی کے اور کچھ نہیں"

(اخبار بندے ماترم لاہور ۱۰ر ستمبر ۱۹۲۷ء)

(۶) اخبار تیج دہلی "آریہ سماج اور احمدیہ تحریک کے جو تعلقات رہے ہیں۔ ان کا تقاضا تو یہ تھا کہ ہم ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی طرف سے بالکل غافل نہ ہوتے۔ خاص کر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت تو ایک ایسا سبق تھا جس کو ہمیں بالکل نہ بھولنا چاہیئے تھا۔ مگر افسوس ہم نے غفلت برتی۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں شدھی کی تحریک کے لئے سب سے بڑی روک احمدیہ جماعت ہے۔ اور اس روک کو دُور کئے بغیر ہمارے لئے پوری پوری کامیابی حاصل کرنا بالکل محال ہے۔ آج شاید میری اس بات کو تسلیم کرنے میں کسی کو تامل ہوگا۔ لیکن زمانہ خود بتا دے گا۔ کہ میرا کہنا کس قدر صداقت پر مبنی ہے۔ آج سے تیس چالیس سال پیچھے ہٹ جایئے۔ جبکہ یہ جماعت اپنی ابتدائی حالت میں تھی۔ اور دیکھیئے اس زمانہ میں ہندو اور مسلمان دونوں اس جماعت کو کس قدر حقیر اور بے حقیقت سمجھتے تھے۔ ہندو تو ایک طرف رہے خود مسلمانوں نے ہمیشہ اس کا مذاق اُڑایا۔ اور اس پر لعنت و ملامت کے تیر برسائے۔ اس جماعت نے اپنی ابتدائی حالت میں جن جن کاموں کے کرنے کا بیڑا اُٹھایا تھا۔ آج اُن میں سے اکثر انجام کو پہنچ چکے ہیں۔ اس زمانہ میں جب احمدیوں نے ان کاموں کی ابتداء کی تھی۔ ان کو پاگل سمجھا جاتا تھا۔ اور ان کی حماقت پر ہنسی اُڑائی جاتی تھی۔ مگر واقعات یہ کہہ رہے ہیں کہ ان پر ہنسی اُڑانے والے خود بے عقل اور احمق تھے۔ .... یہ ایک حقیقت ہے کہ احمدیوں کا ہر ایک فرد بچہ بوڑھا۔ جوان۔ مرد عورت مبلغ ہے۔ اور وہ پرچار کو اپنی زندگی کا اولیں اور محبوب ترین فرض سمجھتے ہیں۔ اور میں بلا مبالغہ کہتا ہوں۔ کہ احمدیوں کے بچوں اور عورتوں میں اپنے مذہب کے پرچار کا جو جوش پایا جاتا ہے اس سے ہمارے بڑے بڑے پرچارک بھی محروم ہیں۔ احمدی طلباء کالجوں میں اپنے ہم جماعتوں اور استادوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ احمدی استاد طلباء پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔ ڈاکٹر مریضوں کو اپنے مذہب کے اصول بتلاتے ہیں۔ غرضیکہ کوئی احمدی کسی وقت بھی اس فرض سے غافل نہیں رہتا۔ میں صاف صاف اپنے ہندو بھائیوں کو بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جہاں کوئی احمدی مرد یا عورت موجود ہو۔ وہاں اپنے بچوں اور سادہ لوح بھائی بہنوں کو ان کے تبلیغی اثر سے محفوظ سمجھنا ایک غلطی ہے۔ جس طرح ایک ساحل پر کھڑے ہوئے شخص کے لئے سمندر کی تہ کا حال معلوم کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح عام ہندوؤں کے لئے احمدیوں کے تبلیغی جوش اور جدوجہد کا اندازہ

کرنا مشکل ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات باقی ہے۔ جس کا سمجھنا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ احمدی جماعت کا اثر ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی ہے۔ یورپ امریکہ۔ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ عرب۔ ایشیاء کے تمام حصے غرضنکہ دنیا کا کوئی قابل ذکر ملک نہیں ہے جہاں احمدیہ جماعت کی شاخ یا کم ازکم کوئی احمدی کام نہ کر رہا ہو۔ یورپ کے تمام ممالک انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی وغیرہ میں ان کے باقاعدہ مشن موجود ہیں۔ امریکہ میں بھی تبلیغ ہو رہی ہے۔ افریقہ اور عرب کے تپتے ہوئے صحراؤں۔ مصر۔ ایران کے زرخیز متمدن ممالک۔ ترکستان۔ شام۔ افغانستان کی خوشنما وادیوں میں غرضیکہ ہر جگہ ان کی کوششیں برابر جاری ہیں اور دن بدن ترقی کر رہی ہیں۔ اگر آج ہم نے ہندوستان میں احمدیوں کا مقابلہ نہ کیا۔ اور انکی طرف سے غافل رہے۔ تو کل کو ہمارے لئے ممالک اسلامیہ۔ یورپ اور امریکہ میں شدھی کا کام کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ آج ہم بغداد یا یورپ و امریکہ کے چند شہروں میں سماج قائم کر کے پھولے نہیں سماتے۔ لیکن ان کے مقابلہ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کی ہم کو مطلق خبر نہیں ہے ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں پھر ایکبار کہتا ہوں۔ کہ ہمیں ذرا عقلمندی سے کام لیکر اپنے طریق کار کو بدلنا چاہیئے۔ ہماری قیمتی طاقتیں بالکل رائگاں جا رہی ہیں۔ ہم اپنے حریفوں سے ابھی بالکل ناواقف ہیں۔ اب آئیندہ کیلئے ہمیں اس تاریکی میں نہ رہنا چاہیئے اور جلد سے جلد احمدیہ جماعت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اگر ہم چند سال اور اس خوفناک جماعت کی طرف سے غافل رہے۔ تو اس کے نتائج نہایت افسوسناک اور نقصان دہ ہونگے"۔

پھر اسی مضمون میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ:۔

(۷) "تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس۔ موثر۔ اور مسلسل تبلیغی کام کرنیوالی طاقت احمدیہ جماعت ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہم سب سے زیادہ اس کی طرف سے غافل ہیں اور آجتک ہم نے اس خوفناک جماعت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اگر کی ہے۔ تو فی الحال ہم اسے سمجھ نہیں سکے۔ اگر ہم نے اس کی طرف کبھی دیکھا بھی۔ تو ہماری نگاہیں اس کے بیرونی خط و خال دیکھ کر پلٹ آئیں۔ اور اس کے اندرونی حالات ابھی تک ہمارے لئے ایک بھید اور سر مخفی ہیں۔ بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا لیکن اسکے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھول رہی ہے۔ جس سے بچنے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو کسی وقت موقع پا کر ہمیں بالکل جھلس دے گی"۔

(اخبار تیج دہلی ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء)

خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۴ مارچ۔ انگریزی ہوائی جہاز گذشتہ چھ راتوں کی طرح کل رات پھر جرمنی پر جا دھمکے۔ اس حملہ کا پورا حال ابھی معلوم نہیں ہوا۔ دن کیوقت انگریزی جہازوں نے جنوبی ناروے میں ایک اہم کارخانے پر حملہ کیا۔ ہمارے ہوابازوں کا بیان ہے کہ حملہ کے بعد کارخانہ سے آگ کے شعلے اور دھواں اٹھتا دیکھا گیا۔ اسکے ساتھ ہی شمالی فرانس پر بھی حملے کئے گئے۔

لنڈن ۴ مارچ۔ امریکہ کے بھاری بمباروں نے کل رات سسلی پر حملہ کیا۔ گذشتہ دنوں ٹریپولی پر جرمنوں نے جو چھاپہ مارا تھا۔ اس میں جرمن بمباروں کو سخت نقصان پہنچا۔

لنڈن ۴ مارچ۔ ٹیونیشیا میں جرمن اپنے تمام حملوں میں ناکام رہنے کے بعد برابر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور برطانوی فوج آگے بڑھتی جا رہی ہے برطانیہ کی آٹھویں فوج مرات کی قلعہ بندیوں پر بھی دن رات دھواں دھار بم برسا رہی ہے۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ان حملوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلد وسیع پیمانہ پر فوجی کارروائی ہونیوالی ہے۔

ماسکو ۴ مارچ۔ رژیف پر قبضہ کرنیکے بعد روسی فوج نے آگے بڑھکر کئی اور جگہیں جرمنوں سے چھین لیں۔ جرمن پیدل فوج اور ٹینکوں کے ساتھ حملہ کر رہے ہیں۔ مگر روسی ان حملوں کا منہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔ مارشل ٹموشنکو کی فوجوں نے جھیل المن کے علاقہ میں بھی حملہ شروع کر دیا ہے۔

لنڈن ۴ مارچ۔ جاپانی جنگی اور فوج بردار جہازوں کا جو قافلہ منگل کے دن نیو برٹن کے کنارہ کے پاس دیکھا گیا تھا۔ اسے اب بالکل برباد کر دیا گیا ہے۔ اس بارہ میں جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ اتحادی ملکوں کے جہازوں نے نہایت شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ اس قافلہ میں ۲۱ جہاز تھے۔ جن میں سے بارہ فوج لیجانے والے تھے۔ اور دس جنگی جہاز تھے۔ ان جہازوں کے ساتھ جو شکاری جہاز تھے۔ ان میں سے ۵۲ گرا لئے گئے۔ جہازوں کے غرق ہونے کی وجہ سے ۱۵ ہزار جاپانی سپاہی جو نیوگنی پر حملہ کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ یا تو ڈوب گئے یا مارے گئے۔ دس جنگی جہاز جنکا وزن ۹۰ ہزار ٹن تھا۔ ان کو بھی ڈبو دیا گیا اس حملہ میں اتحادیوں کا صرف ایک بمبار اور تین شکاری جہاز کام آئے۔ جب یہ قافلہ پہلی دفعہ دیکھا گیا تھا۔ تو اس میں صرف ۱۴ جہاز تھے۔ مگر بعد میں آٹھ جہاز اور آملے۔ ہمارے جہازوں نے اس قافلہ پر ایک سو ٹن سے زیادہ بم برسائے۔ قافلہ کے جو جہاز ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ پر تھے۔ ان کو آسانی سے نشانہ بنا لیا گیا۔ اور اسطرح تمام جہازوں کا صفایا ہو گیا۔

نئی دہلی ۳ مارچ۔ گورنمنٹ نے کانگرس کے خلاف چارج شیٹ لگاتے ہوئے جو کتاب شائع کی تھی۔ اس کا پہلا ایڈیشن چار چار آنہ میں فروخت ہو چکا یا تقسیم کیا جا چکا ہے۔ دوسرا ایڈیشن بھی جلد ہی شائع ہو رہا ہے۔ دوسرے ایڈیشن میں کچھ حصے شامل نہیں کئے جائیں گے۔

نیو یارک ۳ مارچ۔ میڈیم چیانگ کائی شیک نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تمام چھوٹی اور بڑی قوموں میں تعاون ہونا چاہیئے۔ گو ہم نے جارحانہ حملوں سے جو چوٹیں برداشت کی ہیں۔ اُن سے نفرت محسوس نہ کرنا بہت مشکل ہے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ نفرت اور ایک دوسرے پر الزام لگانے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ ہمارے سامنے سب سے بڑا کام اپنی حفاظت کرنا ہے تاکہ ایک بار پھر تاریکی کے دور کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

لنڈن ۳ مارچ۔ برطانوی امیر البحر نے ہاؤس آف کامنز میں بتایا۔ کہ ہمیں جرمن آبدوزوں کے خلاف پچھلے ماہ بہت کامیابی ہوئی ہے۔ اگرچہ ان آبدوزوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مالٹا کے محاصرہ میں ہمارے تین گشتی جہاز ۹ تباہ کن جہاز اور دو طیارہ بردار جہاز تباہ ہوئے۔

کراچی ۳ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی میں سپیکر نے پاکستان کے متعلق ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت دی تو غیر سرکاری ہندو بلاک جس کے ممبروں کی تعداد سات ہے بطور پروٹسٹ واک آؤٹ کر گیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر مسٹر جی ایم سید نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ سندھ اسمبلی کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ سندھ کے مسلمانوں کے یہ جذبات اور خواہشات وائسرائے کے ذریعہ حکومت برطانیہ تک پہنچائی جائیں کہ ہندوستان کے مسلمان ایک علیحدہ قوم کی حیثیت رکھتے ہیں اور چونکہ ان کی طرز معاشرت۔ اقتصادی مسائل اور مذہبی اصول ہندوستان کی دیگر قوموں سے مختلف ہیں۔ لہذا ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ مسلم حکومت ہونی چاہیئے۔ اور نیز مسلم اکثریت کے علاقوں میں آزاد "حکومتیں قائم کرنے میں مسلمان حق بجانب ہیں۔ اسلئے مسلمان واضح طور پر اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ ایسے کسی آئین کو منظور نہ کرینگے جسکے ذریعے کسی دیگر قوم کی اکثریت پر مشتمل مرکزی حکومت کے ماتحت انہیں رہنا پڑے۔ دنیا کی تعمیر نو میں آزادانہ طور پر حصے لینے کے لئے یہ لازمی ہے کہ مسلمانوں کی خود مختار قومی حکومتیں قائم کی جائیں۔ پس اگر ہندوستان کے مسلمانوں کو مرکزی حکومت کے ماتحت کرنیکی کوشش کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ملک میں ایک نہایت تباہ کن اور ناخوشگوار حالت پیدا ہوگی۔ ریزولیوشن منظور ہو گیا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر